سوال

(62) "لایمس القرآن الاطاہر "اس حدیث کا کیا معنی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"لایمس القرآن الاطاہر "اس حدیث کا کیا معنی ہے؟ (فتویٰ الامارات: 77)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث سلسلہ احادیث صحیحہ میں تخریج کے ساتھ موجود ہے۔ یہ حدیث تمام طرق کے مجموعہ کے ساتھ صحیح ہے۔

صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی ایک جماعت کے پاس آئے ان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود تھے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

"فانسل أبوہریرۃ من المجلس، ثم جاء ورأسه یقطر ماء، فسأله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن سبب انسلاله فقال: یا رسول اللہ انی کنت جنبا- کأنه یقصد أن یقول: إنی استجنت أن أجلس معک أو أن أصافحک أنا جنب- فقال صلی اللہ علیہ وسلم: سبحان اللہ أن المؤمن لا ینجس"

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس سے کھسک کر چلے گئے پھر دوبارہ تو ان کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھسکنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !میں جنبی تھا گویا کہ وہ یہ کہنا چاہ رہا تھا میں ڈر گیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھوں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصافحہ کروں جبکہ میں جنبی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ 'مومن پلید نہیں ہوتا۔''

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

"لایمس القرآن إلا طاہر" طاہر سے مراد مومن ہے، چاہے اسے حدث اکبر ہو یا اصغر۔ کوئی بھی یہاں نص صریح اور صحیح موجود نہیں ہے کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ بغیر وضو کے قرآن کو چھونا جائز نہیں ہے، چاہے حدث اصغر ہو یا حدث اکبر ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ البانیہ](#)

[طہارت کے مسائل](#) صفحہ :157

محدث فتویٰ